روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۲۵ امان ۱۳۷۱ ہش - ۲۵ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۱

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۲۰- مارچ کی اطلاع کے مطابق حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ اب گھر تشریف لے آئی ہیں۔ عمومی طبیعت بہتر ہے۔ ادویات کے ذریعے علاج جاری ہے۔ احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ حضرت سیّدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو تب تک انسان کو یقین نہیں ملتا۔ اس کی باتوں میں تناقض ہوگا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور اُن کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو، ظالم ہو، وہ اُن کو حاصل کر سکتا ہے۔ .... لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک اُن کو حاصل کر سکے۔ اُن کی تحصیل کے لئے تقویٰ اور طہارت کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۲)

"تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے اُسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دُعا کرے اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دُعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۲)

عقائد درست ہوں تو فروعات خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"اس بات کا اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل رضامندی اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ صرف کتب الٰہیہ اور انبیاء ہیں۔ خدا کے مقدس رسولوں کی پاک تعلیم اور کتب الٰہیہ کی سچی پیروی کے سوا خدا کی خدا کی رضامندی ممکن ہی نہیں۔ خدا کی پہچان اور اس کی ذات صفات اور اسماء کا پتہ خدا کی کتابوں اور اس کے رسولوں کے بغیر لگ ہی نہیں سکتا۔ خدا کے اوامر و نواہی اور عبادت و فرمانبرداری کے احکام معلوم کرنے کا ذریعہ کتب الٰہیہ ہی ہیں جو خدا کے پاک رسولوں کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔ غرض انسان کے عقائد درست ہوں تو فروعات خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ اصل الاصول پر توجہ کرے۔ فروعات تو ضمنی امور ہیں اور اصول کے ماتحت غور کرکے دیکھو کہ جس انجمن، جس کمیٹی اور سوسائٹی نے صرف فروعات میں کوشش کی ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ دیکھو اگر جڑ ہی خشک ہو تو پتوں کو پانی میں تر کرنے سے کیا فائدہ۔ جڑ سیراب ہونی چاہیئے۔ درخت سے اپنی تمام شاخوں اور پتوں کے خود بخود سرسبز و شاداب ہو جاوے گا۔ اور ہرا بھرا نظر آنے لگے گا۔ ورنہ اگر جڑ ہی قائم نہیں تو پتوں اور شاخوں کو خواہ پانی میں ہی کیوں نہ رکھو۔ وہ ہرگز ہرگز ہری بھری نہ ہوں گی بلکہ دن بدن خشک ہوتی جاویں گی۔ پس تم عقائد کی طرف توجہ کرو۔ دیکھو امام صاحب کے دل میں جماعت کی خیر خواہی اور بہتری کے ہزاروں ہزار خیالات بھرے ہیں۔ ساٹھ یا ستر کے قریب کتب موجود ہیں۔ مگر سامنے جو بات پیش کی ہے وہ صرف ایک مختصر اور پُرمعانی چھوٹی سی بات ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت امام (صاحب) (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) نے بھی اسی قرآنی اصول کو ہاتھ میں رکھ کر یہ مختصر سا فقرہ تمہارے سامنے رکھا ہے۔ اگر اصل قوی ہاتھ میں آجاوے تو فروعات خود سنور جاتے ہیں۔ اور انسان ہر قسم کی ناداتی جہالت، گناہ اور بدکاری سے مضائقہ کرنے لگ جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

دُعائیہ فہرست وقف جدید

وقف جدید ان تمام افراد اور جماعتوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرتی ہے۔ جو احباب اپنا چندہ وقف جدید مکمل ادا کر دیتے ہیں۔

صدران جماعت اور سیکرٹریان مال اور وقف جدید سے گذارش ہے کہ وہ سو فیصد چندہ ادا کرنے والے افراد کے نام ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ یہ نام بروقت حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائے جاسکیں۔

ناظم مال وقف جدید

تقریب شادی

مکرم مولانا محمد منوّر صاحب اطلاع دیتے ہیں "میری پوتی عزیزہ شاہدہ طیبہ بنت عزیزم مبارک احمد صاحب طاہر کے نکاح کا اعلان مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ عزیز ظفر احمد صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب اعوان محلہ دارالصدر ربوہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۲ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں فرمایا۔ اگلے روز بعد نماز عصر خاکسار کے مکان واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ سے بچی کو رخصت کیا گیا۔ تحدیث نعمت کے طور پر خاکسار نے مختصر خطاب کیا اور دُعا کرائی۔

اس سے اگلے روز عزیز موصوف نے ظہر کے بعد ایوان محمود میں اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب جماعت سے اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

نماز کا وقت پر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ مرغوب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۵۔ مارچ ۱۹۹۲ء

توبہ۔ خدا تعالیٰ سے صُلح

ہر صحیح اور دُرست کام نیکی کہلانے کا مستحق ہے اور ہر شخص کی خواہش ہے کہ وہ ہر کام صحیح اور درست رنگ میں کرے اور دنیا میں اکثریت کرتی بھی ایسے ہی ہے۔ اگر دنیا کی اکثریت صحیح اور درست کام کرنے کی خواہش نہ رکھے اور اس کے خلاف کرنے لگے تو یقیناً ہر جگہ فساد پیدا ہو جائے۔ ہر گھر میں۔ ہر گلی میں ہر محلے میں اور ہر شہر میں۔ اور نتیجۃً ساری دنیا میں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے اور چھوٹے فساد موجود ہونے کے باوجود دنیا چل رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی راست روی پر اعتماد کرتے ہوئے زندگی گذار رہے ہیں۔ اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ اکثریت ٹھیک ٹھاک ہے۔ یا کم از کم اتنی ٹھیک ٹھاک ہے جس سے دنیا کے کاروبار چل سکتے ہیں۔

جہاں تک غلط کام کا تعلق ہے جسے گناہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق اگر انسان کو یہ خیال ہو کہ ایک دفعہ غلط کام ہو گیا تو بس اس کے اثرات ہمیشہ جاری رہیں گے تو یقیناً مایوسی اسے گھیر لے گی اور نیکی کی طرف سے وہ دل برداشتہ ہو جائے گا۔ اگر اسے یہ علم ہو کہ غلط کام ہو تو سکتا ہے لیکن اس کا ازالہ بھی ممکن ہے بلکہ غلط کام کے بعد یہ بھی ممکن ہے کہ انسان ایسا لگے کہ گویا اس نے غلط کام کیا ہی نہیں تو وہ یقیناً قلبی سکون محسوس کرے گا۔ غلط کاموں سے بچے گا۔ اور نیکیوں کی طرف مائل رہے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہدِ صلح باندھا جاتا ہے۔ اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔" اسی طرح حضور اقدس فرماتے ہیں۔

"یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے ربّ سے صلح کر لیتا ہے۔"

یہ پیغام کتنا امید افزا پیغام ہے۔ دنیا میں کون ہے جو کبھی نہ کبھی غلطی نہ کرتا ہو۔ گناہ کا مرتکب نہ ہوتا ہو۔ اگر انسان کے گناہ معاف نہ ہوں تو ایک انبار لگتا چلا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ دراصل انسان کا دل ہمیشہ ایک سی حالت میں نہیں رہتا۔ گناہ کرتا ہے تو گناہ سے تائب بھی ہوتا ہے۔ گناہ کر کے سزا کا مستحق بنتا ہے۔ تو توبہ سے سزا سے بچ بھی جاتا ہے۔ اگر ہم ہر وقت توبہ کی حالت میں ہوں تو یقیناً خدا تعالیٰ سے ہمیشہ صلح ہی رہے گی۔

جی تو سکتا ہوں تیری مرضی سے
تیری مرضی سے مر نہیں سکتا
تیرے "لُطف و کرم" کا خطرہ ہے
میں تشدد سے ڈر نہیں سکتا

ابوالاقبال ـــــ

بادۂ عرفاں پِلا دے ہاں پِلا دے آج تُو
چہرۂ زیبا دکھا دے ہاں دکھا دے آج تُو

خوابِ غفلت میں پڑا سویا کروں گا کب تلک
داورِ محشر جگا دے ہاں جگا دے آج تُو

جس کے پڑھ لینے سے کھُل جاتا ہے رازِ کائنات
وہ سبق مجھ کو پڑھا دے ہاں پڑھا دے آج تُو

مجھ کو سینہ سے لگا لے ہاں لگا لے پھر مجھے
حسرتیں دل کی مٹا دے ہاں مٹا دے آج تُو

نا اُمیدی اور مایوسی کے بادل پھاڑ دے
حوصلہ میرا بڑھا دے ہاں بڑھا دے آج تُو

کب تلک رِستا رہے گا جانِ من ناسُورِ دل
زخم پر مرہم لگا دے ہاں لگا دے آج تُو

یا مِرے پہلو میں آ کر بیٹھ جا پھر بیٹھ جا
یا مِری خواہش مٹا دے ہاں مٹا دے آج تُو

جس سے جل جائیں خیالاتِ منِ و مائی تمام
آگ وہ دل میں لگا دے ہاں لگا دے آج تُو

دامنِ دل پھیلتا جاتا ہے بے حدّ و حساب
دھجیاں اس کی اُڑا دے ہاں اُڑا دے آج تُو

جس سے سب چھوٹے بڑے شاداب ہوں سیراب ہوں
دل سے وہ چشمہ بہا دے ہاں بہا دے آج تُو

پھر مِری خوش قسمتی سے جمع ہیں ابر و بہار
جام اک بھر کر پِلا دے ہاں پِلا دے آج تُو

ساکنانِ جنّتِ فردوس بھی ہو جائیں مست
دل میں وہ خوشبو بسا دے ہاں بسا دے آج تُو

اِرتباطِ عاشق و معشوق کے سامان کر
پھر مِری بگڑی بنا دے ہاں بنا دے آج تُو

مطربِ عشق و محبّت گوش بر آواز ہوں
نغمۂ شیریں سُنا دے ہاں سُنا دے آج تُو

(کلامِ محمود)

کتاب برائے مطالعہ خدّام ـــــ ماہِ مارچ
ـــــ "تحفہ قیصریہ" ـــــ از حضرت بانی سلسلہ ـــــ
ـــــ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر — (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

سیّدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ بہت آرام اور آہستگی سے کلام کرتے تھے۔ اور آپ کے کلام میں جوش نہ ہوتا تھا۔ بلکہ بہت سہولت ہوتی تھی لیکن آپ کی یہ بھی عادت تھی کہ جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر آتا آپ کو جوش آجاتا تھا۔ اور آپ کی عبادت میں ایک خاص شان پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ احادیث کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے آتے ہی آپ کو جوش آجاتا تھا۔ اور آپ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشقِ الٰہی کا دریا آپ کے اندر لہریں مار رہا ہے آپ کے کلام کو پڑھ کر محبت کی ایسی لپٹیں آتیں کہ پڑھنے والے کا دماغ معطّر ہو جاتا۔ اللہ اللہ آپ صحابہؓ میں بیٹھ کر کس پیار سے باتیں کرتے ہیں۔ ان کی دلجوئی کرتے ہیں۔ ان کی شکایات کو سنتے ہیں۔ پھر صحابہؓ ہی کا کیا ذکر ہے کافر و مومن آپ کی ہمدردی سے فائدہ اٹھا رہا ہے اور ہر ایک تکلیف میں آپ مہربان باپ اور محبت کرنے والی ماں سے زیادہ ہمدرد اور مہربان ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جہاں اس کا اور غیر کا مقابلہ ہو جائے آپ بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ محبت ایسا جوش مارتی ہے کہ رنگ ہی اور ہو جاتا ہے۔ سننے والے کا دل ایک ایسی وابستگی پاتا ہے کہ آپ ہی کا ہم رنگ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وہ عظمت بیان کرتے ہیں کہ دل بے اختیار اس پر قربان ہونا چاہتا ہے۔ وہ ہیبت بیان کرتے ہیں کہ بدن کانپ اٹھتا ہے۔ وہ جلال بیان کرتے ہیں کہ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا خوف دلاتے ہیں کہ مومن انسان کا دل تو خوف کے مارے پگھل ہی جاتا ہے پھر ایسی شفقت و محبت بیان کرتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے دل جڑ جاتے ہیں۔ اور گری ہوئی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اللہ اللہ آپ کے عام کلام کا مقابلہ اگر اس کلام سے کریں کہ جس میں بندوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق معلوم دیتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کا ذکر آتے ہی آپ کا رُواں رُواں اس کی طرف جھک جاتا ہے اور ذرّہ ذرہ اس کے احسانات کو یاد کرنے لگتا ہے۔ اور زبان ان کی ترجمان ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو فتنوں میں ڈالتے ہیں اور اس طرح اپنے نفس کا امتحان کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ بعض دفعہ ان فتنوں میں ایسے گرتے ہیں کہ پھر سنبھلنے کی طاقت نہیں رہتی اور بجائے ترقی کرنے کے ان کا قدم نیچے ہی نیچے چلا جاتا ہے۔ کچھ آدمی ایسے ہوتے ہیں جو خود بڑے بڑے کام طلب کرتے ہیں کہ ہمیں اگر ایسی مصیبت کا موقع ملے تو ہم یوں کریں اور یوں کریں۔ ہم اس طرح دین کی خدمت کریں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس کے خلاف ثابت ہے کہ آپؐ کبھی پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی انسان خدا تعالیٰ سے ابتلاؤں کی خواہش کرے کیونکہ کوئی کیا جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ ممکن ہے کہ خدا کی غیرت اسے تباہ کر دے ممکن ہے کہ اس کے اپنے اعمال کی کمزوری اس کے آگے آجائے۔ ممکن ہے کہ شیطان اس کے دل پر تسلّط پا کر اسے خراب کر دے۔ اور یہ گمراہ ہو جائے۔ چنانچہ آپ خود بھی بجائے ابتلاؤں کی آرزو کرنے کے ان سے بچنے کی دعا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا سے پناہ مانگتے تھے کہ مجھ پر کوئی ایسی مصیبت نہ آئے جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ کوئی ایسا کام نہ پیش آجائے کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو اور کوئی خدا کا فیصلہ ایسا نہ ہو کہ جس کو میں ناپسند کروں اور کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے میرے دشمنوں کو خوشی کا موقع ملے۔

اس دعا سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کے دل میں کیسی خشیت الٰہی تھی۔ اور آپؐ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسا کمزور جانتے اور کبھی اپنی بڑائی کے لئے اور اپنے ایمان کے اظہار کے لئے کسی بڑے کام یا ابتلاء کی آرزو نہ فرماتے۔ اور یہی حقیقی ایمان ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دعا بھی ہے۔ جو آپؐ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے طلب فرماتے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل پر کس قدر خوفِ الٰہی تھا۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں۔ آپؐ ہمیشہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ میرے اعمال کے نتائجِ بد سے مجھے محفوظ رکھ اور میری خطاؤں کے نتائج سے بھی۔ میں اگر اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کوئی کام جو کرنا ہو نہ کروں۔ یا کوئی کام جس حد تک مناسب تھا اس سے زیادہ کر بیٹھوں اور جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے۔ تو اس کے نتائج سے بھی مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ اگر کوئی بات میں بے دھیان کہہ بیٹھوں۔ یا متانت سے کہوں، غلطی سے کہوں یا جان کر کہوں اور یہ سب کچھ مجھ میں ممکن ہے۔ پس تو ان میں سے اگر کسی فعل کا نتیجہ بد نکلتا ہو تو اس سے مجھے محفوظ رکھیو۔ حضرت عائشہؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دعا بھی بیان فرماتی ہیں۔ اور وہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ جو ایمان و خشیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی اس کی نظیر کسی اور انسان میں نہیں مل سکتی۔ انسان دعا اس سے مانگتا ہے جس پر یقین ہو کہ یہ کچھ کر سکتا ہے۔ ایک موحّد جو بتوں کی بے کسی سے واقف ہے کبھی کسی بت کے آگے جا کر ہاتھ نہیں پھیلائے گا۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ یہ بت کچھ نہیں کر سکتے لیکن ایک بت پرست ان کے آگے بھی ہاتھ جوڑ کر اپنا حالِ دل کہہ سناتا ہے کیونکہ اسے ایمان ہے کہ یہ بت بھی خدا تعالیٰ کے قرب کا ایک ذریعہ ہے۔ فقیر بھی اس بات کو دیکھ لیتے ہیں کہ فلاں شخص کچھ دے گا یا نہیں اور جس پر انہیں یقین ہو کہ کچھ دے گا اس سے جا کر طلب کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اس سے کچھ مانگتا ہے جس پر اسے ایمان ہو کہ اس سے ملے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وقت خدا سے امداد طلب کرتا، نصرت کی درخواست کرنا اور اٹھتے بیٹھتے اسی کے کواڑ کھٹکھٹانا۔ اسی سے حاجت روائی چاہنا کیا اس بے مثل ایمان اور یقین کو ظاہر نہیں کرتا جو آپ کو خدا پر تھا اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا دل یادِ الٰہی اور خشیتِ ایزدی سے ایسا معمور و آباد تھا کہ توجہ الی المخلوق کا اس میں کوئی خانہ ہی خالی نہ تھا۔ اگر یہ بات کسی اور انسان میں بھی پائی جاتی تھی اور اگر کوئی اور شخص بھی آپ کے برابر یا آپ کے قریب بھی ایمان رکھتا تھا اور خدا کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا تو اس کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے میں بھی خشیت الٰہی کے یہ آثار پائے جاتے ضروری ہیں مگر میں دعوے سے کہتا ہوں کہ زمین کے ہر گوشہ میں چراغ لے کر گھوم جاؤ۔ تاریخوں کی ورق گردانی کرو۔ مختلف مذاہب کے مقتداؤں کے جیون چرتر سوانح عمریاں اور بائیوگرافیاں پڑھ جاؤ۔ مگر ایسا کامل نمونہ کسی انسان میں نہ پاؤ گے اور وہ خوفِ خدا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ حزم و احتیاط جو آپ کے ہر فعل سے ٹپکتی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے انسان کی زندگی میں پایا جانا محال ہے۔ وہ دعا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ہے

"اے میرے رب میں تجھ سے سستی اور شدید بڑھاپے اور گناہوں اور قرضہ اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنہ اور اس کے عذاب اور دولت کے فتنہ کے نقصانوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اسی طرح میں غربت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے اور میرے دل کو ایسا صاف کر دے کہ جیسے تو نے سفید کپڑوں کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ میں اور گناہوں میں اتنا فاصلہ حائل کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔"

نصرت جہاں اکیڈمی میں دو ادبی تقریبات

○ مجلس "بزمِ ادب" نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے زیرِ اہتمام دو ادبی تقاریب کا اہتمام ہوا۔ مورخہ ۲۲ فروری ۹۲ء کو مکرم محمد خالد صاحب گورایہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کی زیرِ صدارت تقریری مقابلہ ہوا۔ تقریر کا موضوع "ہے عمل میں کامیابی۔ موت میں ہے زندگی" تھا۔ ناصر پبلک سکول ربوہ اور الاحمد اکیڈمی ربوہ کے طلبا نے بھی مقابلے میں حصہ لیا۔

○ دوسری تقریب مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے انجام دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

حافظ الاسد / امریکہ

گذشتہ روز شام کے صدر حافظ الاسد نے نہایت سخت الفاظ میں اسرائیل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کی راہ میں حائل ہو رہا ہے۔ اور امریکہ کو اس بات پر ابھار رہا ہے کہ وہ ایک بحری ڈاکو کا کردار ادا کرے۔ اور شمالی کوریا کو میزائل برآمد کرنے سے روکے انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل امن کی راہ میں حائل ہے اور اسی کی وجہ سے وہ شام کی طرف آتے ہوئے جہازوں کو روکنے کا امریکہ کو مشورہ دے رہا ہے آپ کا اشارہ شمالی کوریا کے اس بحری جہاز کی طرف تھا جو سکڈ سی میزائل لے کر بندر عباس ٹھہرا تھا۔ اور ایسا اس نے امریکی بحری بیڑے سے بچتے ہوئے کیا تھا۔ یہ میزائل دراصل شام کو دئے جانے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس میزائل ہیں اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق مزید میزائل حاصل کریں گے۔

حافظ الاسد پیپلز اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے اور یہ وہ موقعہ تھا جب وہ اپنی چوتھی ٹرم کے لئے (جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا) قسم اٹھا رہے تھے۔ اسرائیل کی اسلحہ فیکٹریاں ہر قسم کا اسلحہ تیار کر رہی ہیں اور اس اسلحہ کی تیاری کے لئے انہیں امریکہ سے فنڈز ملتے ہیں اور اب امریکہ کے ساتھ مل کر وہ نئے قسم کے ایرو ARROW میزائل بھی تیار کر رہا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اسرائیل کے لئے تو اسلحہ بنانے کا دروازہ پوری طرح کھول دیا جائے اور اس کے لئے کوئی حد بندی بھی مقرر نہ کی جائے اور شام کا گھیراؤ کیا جائے اور اسے درآمدات سے روکنے کی کوشش کی جائے۔

حافظ الاسد نے یہ بھی کہا کہ امریکہ مشرق وسطیٰ کا کس طرح سرپرست بن گیا ہے۔ وہ از خود ہی یہ ذمہ داری اپنے سر لے رہا ہے۔ اور اس کے لئے اس نے اقوام متحدہ سے قراردادیں بھی منظور کروا لی ہوئی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ شام اور دیگر عرب ممالک کی راہیں روک رہا ہے۔

گذشتہ دسمبر میں شام میں ریفرنڈم کے ذریعے حافظ الاسد کو چوتھی دفعہ صدر منتخب کیا گیا تھا۔ صدر منتخب ہونے کے بعد حافظ الاسد نے کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششیں جاری رکھنے کا عہد کرتے ہیں اور جب تک کوئی اس سلسلے میں معاہدہ سامنے نہیں آتا وہ اپنے فوجی اسلحہ کی طرف توجہ دیتے رہیں گے۔

حافظ الاسد کی عمر اس وقت ۶۲ سال ہے انہوں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ جس جہاز کو امریکہ نے روکا ہے وہ شام کے لئے سکڈ میزائل لا رہا ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ بے وجہ اس بات سے خائف ہے۔ یہ جھوٹی کہانی ہے یہ جہاز ہرگز میزائل لے کر نہیں آ رہا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے جتنے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً اسرائیل کے دباؤ کے ماتحت پیدا ہوئے ہیں۔

ماریشس ــــ ری پبلک

ماریشس پر برطانیہ نے ۱۸۱۴ء سے ۱۹۶۸ء تک حکومت کی ہے۔ ۱۹۶۸ء میں یہ ملک آزاد تو ہو گیا۔ لیکن سربراہی ملکہ الزبتھ کے ہاتھ ہی رہی۔ البتہ اس بات کی مہم چلتی رہی کہ ملک کو ریپبلک بن کر ملکہ سے بھی آزاد ہو جانا چاہیئے۔ ۱۹۹۱ء میں جب انتخابات ہوئے تو اسکے بعد جو حکومت برسراقتدار آئی۔ اس نے دسمبر ۱۹۹۱ء میں فیصلہ کیا کہ ماریشس کو ریپبلک بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس وقت کے گورنر جنرل مسٹر ویراحامی رنگاڈو REN GADOO کو صدر منتخب کر لیا گیا۔ ماریشس کی آبادی صرف دس لاکھ ہے۔ جس کا ۱/۵ مسلمانوں پر مشتمل ہے ساری آبادی کا ۷۰ فیصد پاک و ہند برصغیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے آباؤ اجداد کو وہاں پر محنت مزدوری کیلئے لے جایا گیا تھا۔ اب ۱۲ مارچ کو ماریشس ملکہ الزبتھ کی سربراہی سے بھی آزاد ہو گیا ہے اور اب یہ ڈومینین نہیں رہا۔ اگرچہ فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ دولت مشترکہ کا اسے ممبر تسلیم کر لیا جائے۔ ماریشس کے ریپبلک بننے اور دولت مشترکہ کے ممبر رہنے کے بعد دولت مشترکہ میں ۲۹ ریپبلک ہیں۔ جن کے اپنے اپنے سربراہ ہیں کل اراکین پچاس ہیں۔ پانچ ایسے ممالک ہیں جن کے سربراہ بادشاہ ہیں۔ اور باقی سولہ ممالک کی "بادشاہت" الزبتھ ثانی کے پاس ہے دولت مشترکہ کے تمام ممالک ملکہ الزبتھ کو اپنی ایک آزادانہ ایسوسی ایشن کا برائے نام سربراہ مانتے ہیں۔

بھارت / نیوکلیئر پروگرام

ہندوستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جے این ڈکشٹ نے امریکہ سے واپس آتے ہوئے لندن میں کچھ عرصہ قیام کیا تو اس عندیہ کا اظہار کیا کہ وہ نیوکلیئر مسئلہ کے متعلق امریکہ سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ انگلستان کی وزارت خارجہ کے منسٹر مارک لینکس بائیڈ سے باتیں کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے اب یہ رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ نیوکلیر اسلحہ کے متعلق گفت و شنید کر سکتے ہیں اس سے قبل مسٹر لینکس بائیڈ ایک یوروپین کمیونٹی کے وفد کے ساتھ ہندوستان آئے تھے اور اسی مسئلہ پر مختلف سرکاری افسروں سے گفت و شنید کی تھی۔ اس دورے کے دوران انہوں نے وزیر اعظم سے بھی گفت و شنید کی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈکشٹ نے کہا ہے کہ ہندوستان نے ابھی پانچ قومی کانفرنس کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ جنوبی ایشیا میں نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکا جائے بلکہ اس علاقے میں نیوکلیر اسلحہ کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ لندن کے سرکاری حلقے محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کا رویہ اب بدل رہا ہے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستانی تجویز کو کلی طور پر مسترد نہیں کیا گیا۔ لیکن مسٹر ڈکشٹ نے بااصرار کہا کہ وہ نیوکلیر اسلحہ کے پھیلاؤ کے خلاف کسی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

سپیئر پارٹس

امریکہ کی سینیٹ فارن ریلیشنز کمیٹی کے چیئرمین نے گذشتہ روز سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو بڑے سخت الفاظ میں متنبہہ کیا کہ یہ جاننے کے باوجود کہ پاکستان کو تجارتی سطح پر اسلحہ بیچنا خلاف قانون ہے انہوں نے ایسا کرنے سے گریز نہیں کیا۔ مسٹر سینیٹر کلے بورن پل CLAI BORNE PELL نے کہا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے کارندے یہ جانتے ہیں کہ اگر تجارتی سطح پر پاکستان کو اسلحہ دیا جائے تو یہ خلاف قانون ہے لیکن انہوں نے ایسا کیا ہے۔ مسٹر پیل اس پینل کے ایک فرد تھے جس نے ۱۹۸۵ء میں فوجی اسلحہ پاکستان کو بیچنے پر قدغن لگائی تھی اور وجہ یہ پبلش کی گئی تھی کہ یہ ملک نیوکلیر اسلحہ تیار کر رہا ہے۔ مسٹر پل نے یہ بیان اس وقت دیا جب لاس اینجلز ٹائم نے اس سلسلے میں چھپا ہوا ایک مضمون پبلش کیا گیا۔ اس مضمون میں اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ بش انتظامیہ نے پاکستان کو سپیئر پارٹس خریدنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ ان سپیئر پارٹس کا تعلق امریکہ کے فراہم کردہ ایف ۱۶ لڑاکے جہازوں سے ہے۔ اور اسی طرح امریکہ کی دوسری کمپنیوں سے خریدے ہوئے سامان کے سلسلے میں بھی سپیئر پارٹس خریدنے کی اجازت ہے۔ تاکہ فوجی کام چلتا رہے۔ مسٹر پیل نے کہا کہ انہیں حال ہی میں اس بات کا علم ہوا ہے کہ تجارتی سطح پر پاکستان کو ایسا اسلحہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں پتہ اس طرح چلا کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک کارکن نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹر جنرل کے دفتر کو یہ بات بتائی اور اس کے بعد تحقیقات شروع کر دی گئی۔ ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا کہ مسٹر پیل اور ان کے دوسرے ساتھی جو اس بات پر برہمی کا اظہار کر رہے ہیں وہ کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

مارگریٹ ٹٹ ویلر TUT WILER جو سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر کی چیف نمائندہ ہیں نے رپورٹروں کو بتایا ہے کہ تجارتی سطح پر پاکستان جو اسلحہ خرید رہا ہے اس سے کسی قسم کی قانونی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ صرف حکومت اگر بلاواسطہ ایسا سامان پاکستان کو فروخت کرے تو یہ خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔

کسٹم گارنٹی

کسٹمز ڈیپارٹمنٹ نے بنکوں اور انشورنس کمپنیوں کی ضمانتوں پر تجارت روک دی ہے۔ پاکستان میں بیرونی بنک ہوں یا مقامی بنک جو قومیائے گئے ہیں ان کی ایک ایسی فہرست جس میں چھبیس بینکوں کے نام ہیں تاجروں کو مہیا کی گئی ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ یہ بینک بلیک لسٹ ہو گئے ہیں اور اس لئے یہ بنک ضمانت جاری نہیں کر سکتے اس کے علاوہ اکیس انشورنس کمپنیاں بھی بلیک لسٹ کر دی گئی ہیں اور ان سے کہا گیا ہے کہ ان کی جاری کردہ گارنٹی قابل استعمال نہ ہو گی۔ تجار اور صنعت کاروں کا کہنا ہے کہ کلکٹر آف کسٹمز کے اس

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مولانا محمد منور صاحب لکھتے ہیں:

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ نے کراچی سے آپ کی ایڈیٹری کے بارہ میں کچھ اشارے کئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت امام جماعت کی نظر انتخاب جس خادم جماعت پر بھی پڑتی ہے اسے کندن بنا کر رکھ دیتی ہے۔

محترم خواجہ غلام نبی صاحب کو حضرت فضل عمر نے بڑے پیار اور بڑی توجہ سے الفضل کی ادارت کے لئے تربیت دی تھی۔ بعد میں انہوں نے احمدیت کے دفاع میں اپنے قلم کے خوب خوب جوہر دکھائے اور مخالفین جماعت کے دانت کھٹے کر دئے۔

محترم جناب روشن دین تنویر صاحب نے بڑے ٹھوس اور مدلل مضامین سپرد قلم فرمائے جو الفضل کے صفحات کی زینت بنتے رہے۔ بعد میں انہیں ادارت کا قلمدان سپرد کر دیا گیا۔ انہوں نے بھی نظم و نثر میں ادب پارے لکھے اور جماعت کے مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

پھر جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے ٹکسالی اردو زبان میں پر اثر اور دلوں کو گرما دینے والے اداریے لکھے اور علمی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

آپ کا یہ دوران گذشتہ ادوار سے بالکل مختلف ہے۔ اخبار کو صرف زندہ رکھنا ہی بہت بڑا کارنامہ ہے۔ آپ اپنی طرف سے بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں پھر بھی جس قدر مقدمات سے آپ کو سابقہ پڑا ہے۔ پہلے کسی مدیر کو کہاں پڑا تھا۔ اگر ہر مقدمہ کو پھولوں کے ایک ہار سے تعبیر کیا جائے۔ تو خدا کی قسم آپ خوش رنگ پھولوں کے ہاروں سے لد گئے ہیں۔ یہ سعادت پہلے کب کسی کو نصیب ہوئی تھی۔

جس قسم کے بہترین تاریخی اور تربیتی مضامین آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اخبار کی زینت بنا رہے ہیں۔ ان کو پڑھ کر خیال آتا ہے کہ ہم بہترین قسم کی جگالی کر رہے ہیں۔ معرفت و روحانیت سے لبریز مضامین آپ احباب جماعت کے سامنے پیش فرماتے ہیں۔ اس خدمت و محنت کے لئے آپ اور آپ کے ساتھی اور معاونین شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں آج کی مصروف دنیا میں اس قسم کے قلمی شہ پارے جمع کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ آپ نے ہماری توجہ اس طرف پھرا دی ہے کہ ہمارے ماضی کے خزانوں میں قیمتی لعل و جواہر و یواقیت دفن ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مدفون روحانی خزائن سے بار بار استفادہ کیا جائے اور ان سے روشنی۔ توانائی اور رہنمائی حاصل کی جائے۔ جس طرح جانور پہلے بہت سا چارہ اپنے پیٹ میں بھر لیتا ہے۔ اور پھر فرصت کے وقت اسے تھوڑا تھوڑا واپس منہ میں لا کر چباتا اور جزو بدن بناتا ہے اور اس سے طاقت حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے رکنے اور رک کر روحانی جگالی کرنے کا یہ موقع مہیا فرمایا ہے۔ یہ خدمت اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد فرمائی ہے۔

میں نے بار بار سوچا ہے کہ ہماری موجودہ نسل کو پرانے روحانی خزائن سے پورے عزم اور ارادے سے برکت اور طاقت حاصل کرنی چاہیئے۔ اس کا بہترین ذریعہ الفضل ہے اگر جماعت کے سارے اردو دان حلقوں میں ہمارے اخبار کو رسائی حاصل ہو جائے تو وہ سب روحانی علوم سے وافر حصہ پا سکتے اور اپنے روحانی وجود کو مضبوط سے مضبوط تر بنا سکتے ہیں۔

یقیناً آپ کی ادارت کا یہ دور یادگار دور ہے۔ اور آپ اپنی ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے نباہ رہے ہیں۔ پرانی یادوں کو آپ زمانہ حال میں ڈھالنے کے باوصف آئندہ سالوں کے لئے جماعتی پروگراموں کو بھی اجاگر فرما رہے ہیں۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات کو جس طرح آپ مختصر انداز میں بار بار جماعت کے سامنے لاتے رہتے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیدار حضرات کو ان کی تعمیل میں گونہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اے کاش ہم اس سنہری دور سے کماحقہ، فائدہ حاصل کر سکیں۔

مکرمہ شازیہ صاحبہ لکھتی ہیں:

اس وقت میرے سامنے ۴ مارچ کا الفضل ہے جس میں ایک آرٹیکل "رمضان میں صدقات کو نہ بھولیں"۔ تحریر ہے یہ آرٹیکل بہت پر اثر ہے۔ ویسے تو الفضل کا ہر مضمون ہی پر اثر ہوتا ہے لیکن اس آرٹیکل نے مجھ پر بہت اثر کیا ہے اور میری نظروں کے سامنے نادار مریض اور پیسوں کی کمی کی وجہ سے نہ پڑھنے والے بچے گھوم رہے ہیں۔ میں آپ کو ایک حقیر سی رقم بھیج رہی ہوں۔ آپ اس حقیر سی رقم کو (جو کہ میں نے اپنی جیب خرچ میں سے بچائی تھی) جس کے لئے مناسب سمجھیں دے دیں۔ (فضل عمر ہسپتال کو رقم دے دی گئی۔ کتاب ۲۵۳، رسید نمبر ۲۹، تاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۹۲ء) اگر میری یہ رقم کسی مستحق تک پہنچ گئی تو میں سمجھوں گی کہ میں نے بچت کر کے اچھا کیا ACTUALLY بچت کرنا میں نے اسی مہینے سے شروع کیا تھا اور مجھے خوشی ہو گی اگر یہ حقیر رقم کسی مستحق مریض کی دوائیوں کے لئے یا کسی مستحق طالبعلم کی کتابوں کے لئے خرچ ہو جائے میں کون ہوں کسی خاندان سے میرا تعلق ہے یہ میں ظاہر نہیں کرنا چاہوں گی کیونکہ آپ نے سنا ہو گا "نیکی کر دریا میں ڈال"۔

آخر میں میں آپ کو اتنا اچھا آرٹیکل چھاپنے پر مبارکباد دیتی ہوں جس کے آپ یقیناً مستحق ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری طرح کسی اور پر بھی اس کا اثر ہوا ہو۔ ۴ مارچ کے الفضل میں (صاحبزادی) امۃ القدوس صاحبہ کی نظم "شفا دے شفاؤں کے مالک" بھی بہت پسند آئی۔

مجھے جیب خرچ دو صد روپے ملتے ہیں جن میں سے ایک صد میں آپ کو بھیج رہی ہوں۔

میں آپ کو پہلی مرتبہ خط لکھ رہی ہوں اس لئے مجھے صحیح پتہ معلوم نہیں ہے اگر آپ تک یہ خط پہنچ گیا تو الفضل میں اتنا دے دیجیئے گا کہ شازیہ کا خط آپ تک پہنچ گیا ہے۔ میری تسلی ہو جائے گی بڑی مہربانی ہو گی۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ سے اس طرح پیسے بھیجنے پر معافی مانگتی ہوں۔ آخر میں آپ سے درخواست کروں گی کہ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے احمدیت کی خدمت کرنے کا موقعہ دے دنیوی طرح بھی اور دینی طرح پر بھی۔

کس نے کیا کہا

ــــ عوامی نیشنل پارٹی کے قائد جناب عبدالولی خان نے پی پی اے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:۔

"حکومت چلانا اور شریعت نافذ کرنا علماء کے بس میں نہیں، وہ منبر اور نماز سے کام رکھیں۔"

(پاکستان ۱۴ مارچ)

ــــ امریکہ میں پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے کہا "اسرائیل کو تسلیم کرنے سے متعلق جو کچھ کہا اس پر شرمندگی نہیں۔" (جنگ ۱۴ مارچ)

ــــ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے کہا ہے۔ "فوری انصاف کی خصوصی عدالت غیر مؤثر ہو چکی ہے"۔ ۲۰ مقدمات میں دی گئی سزائیں منسوخ کر دی گئیں۔ (جنگ)

ــــ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے حکومت پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ اس نے "گیارہ وسط ایشیائی ریاستوں میں قرآنی تراجم امریکی خوشنودی کے لئے روک لئے۔ وزیر مملکت یاد دہانی کراتے گئے ہیں کہ مسلم ریاستوں میں اسلامی تعلیمات پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔" (نوائے وقت ۱۴ مارچ)

ــــ اقوام متحدہ کے ماہر اور معروف ادیب الطیب صالح کہتے ہیں "دنیا کو عجم کہنے والے عرب کی نصف آبادی ان پڑھ ہے۔ عرب حکومتیں تفریحات کے لئے جتنے اقدامات کرتی ہیں اتنے تعلیم کے لئے نہیں۔ خواندگی کی شرح بے گھر بے در فلسطینیوں میں سب سے زیادہ ہے۔ خواتین اور بدوؤں کی زیادہ تعداد ان پڑھ ہے۔"

(نوائے وقت ۱۴ مارچ)

حصولِ ٹارگٹ میں کامیابی

تحریک کی وسعت پذیر ذمہ داریوں کے پیش نظر ہر جماعت کے لئے مقررہ ٹارگٹ وعدہ جات میں کامیابی وقت کا اہم تقاضا ہے اور جو اس میدان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس لئے ذیل میں ربوہ کے حلقہ جات جو بفضل خدا حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہوئے ہیں درج کئے جاتے ہیں دیگر جماعتوں سے بھی اس طرف بھرپور توجہ فرمانے کی درخواست ہے۔ ان سب کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ دارالصدر شمالی
۲۔ دارالصدر غربی
۳۔ دارالفضل
۴۔ دارالرحمت شرقی ب
۵۔ دارالرحمت وسطی
۶۔ ناصر ہوسٹل
۷۔ دارالنصر غربی
۸۔ باب الابواب
۹۔ دارالعلوم غربی ب
۱۰۔ دارالفتوح
۱۱۔ دارالشکر
۱۲۔ چھنیاں
۱۳۔ نصرت جہاں الف
۱۴۔ بیوت الحمد

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حسن محمد خان عارف

محترم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی وفات پر مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نے مندرجہ ذیل مکتوب مکرم بشیر صاحب کی بیگم صاحبہ کو تحریر کیا :-

"مکرمہ و محترمہ بہن رشیدہ! (ب)

پرسوں کی بات ہے کہ مجھے میرے بیٹے کا فون آیا کہ اس کی بیوی ایئر پورٹ سے یہ خبر لائی ہے کہ میرے بڑے ہی پیارے دوست ۔ میرے ساتھی ۔ ایک ہی محکمہ کے ساتھ چلنے والے کارکن بشارت احمد بشیر فوت ہو گئے ۔ یہ وحشت ناک خبر سن کر میں ٹھنڈا ہو گیا ۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ یہ خبر سچ ہے ۔ اس لئے اختر کو دیر تک یہ بات نہ بتائی ۔ کئی گھنٹوں کے بعد ڈرتے ڈرتے بتایا تو ان کو یقین نہ آیا ۔ بے حد صدمہ تھا ۔ کہیں سے تصدیق بھی نہ ہو سکتی تھی ۔ یونہی ۲۴ گھنٹے گزر گئے ۔ مگر کل جمعہ کی نماز کے لئے جو شہر گیا تو وہاں مولانا مہدی صاحب نے بعد نمازِ جمعہ ان کی وفات کا اعلان کیا ۔ اور آئندہ ماہانہ میٹنگ کے موقع پر جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی کیا ۔ اس لئے کہ اس موقع پر زیادہ تعداد میں دوست حاضر ہوتے ہیں ۔ یقین آ گیا کہ ایک اور دوست سے محروم ہو گیا ہوں ۔

میں آپ کے ساتھ کس طرح اس صدمہ میں شریک ہو جاؤں ۔ مجھے آپ سب سے محبت ہے ۔ یوں ایک ساتھی دیکھتے دیکھتے چلا گیا جس کی یاد بھلائے نہیں بھولتی ۔ ۱۹۵۳ء کے وہ دن یاد ہیں جب انہوں نے مجھے کہا کہ "میرے لئے کوئی لڑکی تلاش کر دو" تو میں نے پوچھا کہ "کوئی خاص خوبی والی لڑکی چاہیئے؟" تو ہنس کے کہا کہ "بس خوبصورت ہو" ہم تو تلاش ہی کرتے رہ گئے ۔ اور بشارت اس قدر خوبصورت دلہن لے آیا کہ ہمارے پاس تو اس کے حسن کے بیان کرنے کے لئے الفاظ بھی نہ تھے ۔ وہ دلہن ظاہری حسن ہی نہ رکھتی تھی بلکہ باطنی حسین بھی تھی ۔ جس سے ملتی اس کو اپنا بنا لیتی ۔ خوش اخلاق، خوش گفتار، ہنسی اور مزاح میں جس کا جواب نہ تھا ۔ میرے ہمسائے میں وہ اپنی دلہن کو لے کر آئے تو اس کی خوبیاں چاند کی طرح چمکتی تھیں اور بشارت اس پر قربان ۔ اکثر میرے پاس اس نے رازدارانہ انداز میں آپ کی بلند اخلاقی ۔ آپ کی محبت، آپ کے خلوص ۔ آپ کی چاہت کا تذکرہ کیا ۔ پھر میری ہمسائیگی میں تو میں اور میرا سارا گھرانہ ان سب خوبیوں کا گواہ ہو گیا ۔

حصولِ علم کا شوقین بشارت ۔ کتابوں کا رسیا ، اردو ، انگریزی ، عربی کا عالم ۔ حدیث کا پڑھنے والا بشارت اب زیرِ زمین چلا گیا رشیدہ ؟

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

صبح کی نماز پڑھ کر ایک دن حدیث کا درس دیا تو ہمارے گھر کے سامنے مشتاق باجوہ کی بیگم صاحبہ کلثوم کے چچا یہ درس سن کر اس قدر خوش ہوئے کہ دس روپے بشارت کو دیئے اور بشارت نے اپنی اس کامرانی کا مجھ سے بڑی خوشی اور مسرت سے ذکر کیا ۔ میں نے جواباً کہا کہ درس اسی قدردانی کے قابل تھا بلکہ اس سے بھی زائد تھا ۔ لائبریری اس علم دوست کی محبوب آماجگاہ تھی ۔ اکثر دفتر سے اٹھ کر وہاں چلا جاتا تھا ۔ واپس آتا تو سائیکل کے پیچھے چار پانچ موٹی موٹی کتابیں لدی ہوتی تھیں ۔ میں نے نیم سنجیدگی سے پوچھا کہ ہمیں تو لائبریری والے دو سے زیادہ کتابیں دیتے نہیں تم چار پانچ کیسے لے آتے ہو تو میرے کان میں کہا کہ "یہ راز ہے ۔ کسی کو بتا نہیں سکتا" وہ راز میں جانتا تھا وہ ذوقِ علم تھا ۔ علم کی بھوک تھی ۔ جو وہاں سے اتنی کتابیں لانے کی تدبیریں انہیں معلوم تھیں ۔ انس مارکیٹ میں گھر بنوایا تو جب اپنی لائبریری ترتیب دی تو مجھے خاص طور پر بلایا ۔ نہایت لذیذ چائے پلائی پھر ساری کتابیں دکھائیں ۔ اور ہر کتاب کو دکھاتے وقت چہرہ زعفران ہوتا ۔

میں کس کس بات کو یاد کروں ۔

آپ سے کن لفظوں میں ہمدردی کروں آپ کی تو دنیا لٹ گئی ۔ سونی ہو گئی ۔ میں تعزیت کا لفظ بھی استعمال کرتے ہوئے ڈرتا ہوں ۔ میرے دل کے جذبات اس لفظ میں سماتے نہیں ۔ آپ میری آنکھوں کے سامنے ہیں ۔ اللہ آپ کو صبر دے ۔ صبرِ جمیل دے ۔ آپ کا غمگسار تو ہی مولا ہو جائے ، آپ کو آئندہ صحت و عافیت سے رکھے ۔ زخم وقت کے ساتھ مندمل ہوا کرتے ہیں ۔ اختر انہی جذبات کے ساتھ آپ کو سلام ۔ محبت بھرا سلام کہہ رہی ہے ۔ انس کو ہم سب کا پیار ۔ آپ کا ایک دور افتادہ بھائی ۔

مکرم حسن محمد عارف خان صاحب کا یہ خط ہمیں محترمہ رشیدہ باسمہ بشیر صاحبہ اہلیہ محترم مولوی بشارت احمد بشیر نے بھجوایا ہے ۔ وہ لکھتی ہیں کہ محترم مولوی صاحب کی وفات پر بڑی تعداد میں احباب نے ان سے اور والدہ محترمہ سے خطوط کے ذریعے اور ٹیلی فون پر تعزیت کا اظہار فرمایا ہے ۔ وہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں ۔

رانا بشارت احمد

محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ

میری والدہ صاحبہ بشیراں بیگم صاحبہ جو چوہدری برکت علیخان صاحب (اللہ تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو) سابقہ صدر جماعت چک نمبر ۸۸ ج ب فیصل آباد کی بیٹی صوم و صلوٰۃ کی پابند ۔ صفائی پسند ۔ انصاف پسند اور خوش پوش تھیں ۔ کبر و غرور ۔ خود پسندی و خود نمائی سے نفرت تھی ۔ دوسروں سے احسان کا سلوک کرنے میں پیش پیش رہتیں ۔ لیکن کسی سے اپنی اعانت کی خواہش نہ تھی ۔ اکثر فرمایا کرتیں کہ "اے اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا" ان کی شخصیت اس قدر بارونق تھی کہ وہ اپنی ذات میں انجمن تھیں ۔ جماعت سے غیر معمولی لگاؤ تھا ۔ روزنامہ الفضل اور مصباح بڑے شوق سے پڑھتیں ۔ اپنی عاقبت کی فکر تھی ۔ چندوں کی ادائیگی بروقت فرماتیں ۔ اور ہمیشہ قدم آگے بڑھانے میں کوشاں رہتیں ۔ میں ابھی بہت چھوٹا تھا کہ ایک جلسہ کے موقع پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے بیرونِ ملک کسی بیت الحمد کی تعمیر کے سلسلے میں لجنہ کو تحریک فرمائی جس میں لجنات الاحمدیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ والدہ صاحبہ کے اس جوش و جذبے سے سرشار چہرے کی جھلک جس سے انہوں نے اپنے زیورات کا ایک حصہ پیش کرنے کی سعادت پائی آج بھی ذہن میں محفوظ ہے ۔ سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں غرباء اور ضرورت مندوں کی مالی اعانت فرماتیں ۔ درویشان قادیان کے ساتھ خاص عقیدت تھی ۔ صدقات بڑی کثرت سے دیتیں ۔ آپ نظام وصیت میں شامل تھیں ۔ وصیت کرتے ہی حصہ جائیداد کی ادائیگی کیلئے فکرمند ہوئیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا ۔ اپنے والدین کا احترام کرتیں ۔ بہوؤں سے مثالی حسنِ سلوک تھا ۔ بہوئیں بھی اُن کی بڑی تابعدار اور خدمت گذار تھیں ۔ آج جب وہ اپنی ماؤں جیسا سلوک کرنے والی ساس کو یاد کرتی ہیں تو اُن کی آنکھیں نہیں تھمتیں ۔ اپنی بیٹیوں سے سلوک بھی انتہائی مشفقانہ تھا ۔ یہاں تک کہ قریبی رشتہ دار بھی کہہ دیتیں کہ بیٹیوں سے حسنِ سلوک کے معاملے میں آپ بہت آگے ہیں ۔ اپنے گھریلو مسائل و فرائض سے کبھی ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوئیں ۔ ابا جان تنخواہ لاتے اور امی جان کے حوالے کر دیتے کیونکہ انہوں نے گھریلو اخراجات و ذمہ داریوں کی ادائیگی کلیتہً امی جان پر چھوڑی ہوئی تھی ۔ امی جان نے بھی ان ذمہ داریوں کو احسن و اعلیٰ رنگ میں نبھایا ۔ اپنے خاوند کا بے حد خیال رکھتیں ابا جان کو ملازمت کے سلسلہ میں اکثر گھر سے دور رہنا پڑتا تا ۔ اگر ابا جان نے خط لکھنے میں تھوڑا تساہل سے کام لیا تو فوراً مجھے یا میرے چھوٹے بھائی کو ان کی خبر گیری کے لئے بھیجا ۔ ابا جان کی صحت خوراک لباس و دیگر ضروریات کا خاص خیال رکھتیں ۔ خاندانی و معاشرتی معاملات میں اس قدر اچھی تھیں کہ محلہ کی عورتیں کہتی ہیں کہ وہ محلے کی رونق تھیں ۔ رشتہ دار کہتے ہیں اُس باوقار شخصیت نے خاندانی معاملات کو نہایت خوش اسلوبی اور فہم و فراست سے نبھایا ۔ ہم سب بہن بھائی ان کے اپنوں اور غیروں سے سلوک سے بے حد متاثر تھے ۔ ایک وصف ان میں کمال درجہ کا پایا جاتا تھا ۔ یعنی خودداری ۔ اس قدر خوددار تھیں کہ روکھی سوکھی نمک مرچ سے تو کھا لیتیں اور بچوں کو کھلا دیتیں ۔ لیکن دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا ہرگز پسند نہ کرتیں ۔ چونکہ ہمارا ذاتی مکان نہ تھا ۔ ابا جان سے اکثر کہتیں کہ میں تم سے زیادہ کچھ نہیں مانگتی مجھے سر چھپانے کے لئے چھوٹا سا مکان بنوا دو ۔ ابا جان بھی والدہ صاحبہ کی خواہشات کا بہت احترام کرتے تھے ۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مرکزِ احمدیت میں ایک کشادہ گھر بنوا دیا ۔ اور رجسٹری بھی والدہ صاحبہ کے نام کروائی ۔ اکثر و بیشتر اپنے غربت میں کٹے ہوئے دنوں کو جب کہ مکان بھی کرائے پر ہوتا تھا یاد کرتیں آنکھیں اشکبار ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتیں جس نے وہ دن بدل دیئے ۔ پھر دوسروں کے لئے یوں دعا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنا گھر دے ۔

ہم تین بھائی اور چار بہنیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں ۔ والدہ صاحبہ کو ہم سب سے اعلیٰ درجہ کا پیار تھا ۔ انہوں نے ہماری ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے لمحہ بہ لمحہ قربانیاں دیں اور فکرمند رہیں ۔ وہ ہماری جفاکش اور صبر و استقلال کا پیکر ۔ والدہ آخر کار ۲۶ اگست ۱۹۹۱ء کو اپنے آقائے حقیقی سے جا ملیں ۔

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی: مکرم عبدالسلام صاحب اسلم ابن مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب بخیر و خوبی انجام پائی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲۷ فروری کو محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اگلے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ۲۹ فروری کو مکرم عبدالغنی صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم خواجہ عبدالحلیم صاحب (مقیم جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ فروری ۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود جس کا نام نوشیرواں رکھا گیا ہے۔ مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب کا پوتا اور مکرم حبیب احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔

احباب بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم میاں عبدالحق صاحب ناصر ساہیوال کچھ عرصہ سے بعارضہ انجائنا و دیگر عوارض صاحب فراش ہیں

○ مکرم عبدالحق صاحب (احمد نگر ضلع جھنگ) کے والد محترم فرمان علی صاحب ڈبل نمونیہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔

○ مکرم فاروق احمد صاحب محمود سکندر آباد (میانوالی) چار سال سے پیٹ کے عارضے میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم رانا فیض بخش صاحب نون ریٹائرڈ اسسٹنٹ رجسٹرار انجمن امداد باہمی بوجہ ضعیف العمری مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم ظفر احمد صاحب کی اہلیہ کا گردے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم جلال الدین شاد صاحب پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے علیل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب ولد مکرم چوہدری چراغدین صاحب مورخہ ۴ مارچ بروز بدھ راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ آپ موصی تھے۔ لہٰذا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ پانچ مارچ کو بیت المبارک میں فجر کی نماز کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسکے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ موصوف مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد کے چھوٹے بھائی تھے۔

○ مکرم عبدالستار صاحب طاہر ٹیلی فون سپروائزر دسکہ یکم مارچ ۹۲ء کو وفات پا گئے ہیں ان کی عمر ۵۰ سال تھی۔ نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق وکیل التصنیف نے دعا کرائی۔

○ مکرمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں فضل دین صاحب والدہ حکیم قادی عاشق حسین صاحب چند دن علیل رہنے کے بعد مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۲ء کو وفات پاگئیں۔ ۱۹۸۹ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اور ساتھ ہی وصیت کردی۔ انکی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے صدر انجمن کے احاطہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب نے دعا کرائی۔

احباب انکی بلندی درجات کیلئے دعا کریں

قرار داد تعزیت

مجلس عاملہ حلقہ سنت نگر لاہور نے ایک قرار داد کے ذریعہ مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے اور موصوف کی ذاتی خوبیوں اور دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی ہے۔

قائدین کرام!

۳۰ جون تک تمام خدام کو نماز باترجمہ سکھانا ہمارا فرض اولین ہے۔ (مہتمم تعلیم)

بقیہ: ص۴ سے آگے

سکتا ہے کہ نتیجے میں آئندہ چار پانچ دنوں میں ہی درآمد اور برآمد کا کام انتہائی بحران میں جا پڑے گا۔ تمام سامان جو درآمد برآمد کیا جاتا ہے وہ بینکوں کی گارنٹی کی وجہ سے تاجر اور صنعتکاروں کو دیا جاتا ہے۔ کسٹم ڈیپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ بینکوں سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ تمام رقوم جن کی وہ ضمانت دے چکے ہیں اور جو دو ارب روپے کے برابر ہے فوری طور پر ادا کر دیں لیکن کسی بینک نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ کہا جاتا ہے کہ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں وہ حصہ جو بینک گارنٹی سے تعلق رکھتا ہے بہت زیادہ مشکل میں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہاں سامان بکھرا پڑا ہے۔ یعنی انہیں صحیح طور پر یہ بھی نہیں پتہ کہ گارنٹی کس نے اور کب دی اور ان کا اب کیا کیا جانا چاہیئے۔ یہ بات ایک بہت بڑے درآمدی کاروبار کے شخص نے کہی ہے۔ انہوں نے کہا ایسی صورت میں ۸۰ فی صد گارنٹی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کسٹم ڈیپارٹمنٹ کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سرٹیفکیٹ کب جاری ہوگا۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

اے اللہ تو ہماری اُس عظیم ماں کو جس نے دنیا کے کسی بھی دکھ اور تکلیف کو ہماری پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر ملحوظ خاطر نہ رکھا۔ آج اپنی بے پایاں رحمت کے نتیجہ میں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور احسن سلوک فرما۔ ابا جان کو اور ہم سب بھائی بہنوں اور ہمارے عزیز و اقارب کو ان کی جدائی کا بڑا صدمہ ہوا ہے احباب جماعت سے امی جان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید

۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک

امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱۔ اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲۔ مطالبہ وقف اولاد/وقف زندگی: ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

ب۔ نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج۔ رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کرلیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار نیازی نے کہا ہے کہ ظالم مسلمان سے کافر عالم اچھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کی غلطیوں کو نمایاں نہ کیا گیا تو پھر للو کی جگہ کلو آجائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے پاکستان کو مغرب میں بدنام کرکے رکھ دیا ہے۔ فارن ایکسچینج بیئرر سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مقصد ان کی رقم مالیاتی فنڈ کو ادا کرنا ہے۔ یہ ایک نیا فراڈ ہے۔

○ حکومت پاکستان نے بیرونی ممالک میں غیر ملکی کرنسی بانڈز فروخت کرنے کا منصوبہ واپس لے لیا ہے۔ سٹیٹ بنک کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس منصوبے کی امریکی قوانین کے تحت اجازت حاصل کرے۔

○ پاکستان کی حکومت نے امریکہ میں بانڈز اور سرٹیفکیٹس فروخت کرنے کے بارے میں امریکی حکومت سے بات چیت شروع کردی ہے جب کہ امریکی حکومت نے گذشتہ تین روز سے پاکستانی بنکوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی ہوئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ آئی جے آئی کی انتخابی مہم میں منشیات کی آمدنی خرچ کی گئی ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم، پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مل جل کر مارشل لاء کو دعوت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غلام مصطفےٰ جتوئی سمیت کوئی بھی موجودہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد نہیں لا سکتا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سندھ کی حکومت پر انتقامی کارروائیوں کے الزامات گوئبلز کی طرز کا پراپیگنڈہ ہے۔

○ پاکستان کی کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ فائنل کے لئے پاکستان کے تمام کھلاڑی پوری طرح فٹ اور پرجوش ہیں انہوں نے کہا کہ ہم اللہ نے چاہا تو فائنل جیتیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملبورن کی وکٹ بیٹنگ وکٹ ہے اور پاکستان کے تمام بیٹسمین پوری طرح فارم میں اور فٹ ہیں۔

○ دیہات کو بجلی فراہم کرنے کے منصوبے میں پانچ کروڑ روپے کی بدعنوانی کا انکشاف ہوا ہے۔

○ انتہائی مؤقر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت قومی اسمبلی میں جلد ایک ترمیمی بل پیش کرے گی جس کے تحت مالی امور میں وفاقی شرعی عدالت کی مداخلت اور بالادستی ختم کردی جائے گی۔ اور ان تمام معاملات کو پارلیمنٹ کی منظوری کے تابع کردیا جائے گا۔ واضح رہے کہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں ایسا انتظام موجود تھا کہ وفاقی شرعی عدالت مالیاتی امور میں فیصلے نہیں کرسکتی تھی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کوآپریٹوز اداروں کے ڈائریکٹروں (مالکان) کی جائیدادیں ضبط کرنے کا حکم غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ یہ حکم پنجاب کی حکومت کے کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے رجسٹرار نے جاری کیا تھا۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے فوجی آپریشن کی تجویز پیش کی جارہی ہے۔ وزیر اعظم اور وزیر دفاع اس تجویز کے بارے میں سندھ کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ مل کر تفصیلی جائزہ لیں گے۔ صدر مملکت اور جنرل آصف نواز بھی اس مسئلہ پر بات چیت کرچکے ہیں۔

○ صوبہ سندھ میں امن وامان کی صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے۔ دس روز میں مختلف واقعات کے دوران ۳۲ افراد ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ ڈاکوؤں نے ۱۰۰ افراد اغوا کرلئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ ایک بھارتی سرکاری ترجمان کے مطابق حریت پسندوں نے گذشتہ روز جموں و کشمیر کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری شیخ غلام رسول کے بیٹے فیاض احمد شیخ کو ان کے دفتر سے سری نگر میں اغوا کرلیا۔

○ ترکی کے شہر ارزنکان کے قریبی علاقے میں ایک اور زلزلہ آیا۔ جس کی ریکٹر سکیل پر شدت ۵ء۲ بتائی گئی ہے فوری طور پر کسی جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

○ تاتارستان کے عوام نے روسی وفاق کے صدر بورس یلسن کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے گذشتہ روز ہونے والے ریفرنڈم میں خودمختاری کے حق میں ووٹ دیا۔ جس کے نتیجہ میں روسی وفاق میں نسلی فسادات شروع ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

○ امریکہ اور روس کے درمیان تخفیف اسلحہ کے بعد جراثیمی حیاتیاتی ہتھیاروں کے سلسلے میں نئی کشیدگی ابھر کر سامنے آئی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ روس جراثیمی ہتھیاروں کے پروگرام اور ۱۹۷۲ء کے معاہدے کے تحت ۱۵ اپریل کو اس کے انکشاف سے کترا رہا ہے۔

○ مجاہدین نے صوبہ سمنگان کے گورنر کو اغوا کرلیا اور وہاں خاد کے ہیڈکوارٹر پر بھی قبضہ کرلیا۔

○ برما کے فوجی دستے پھر تھائی لینڈ میں گھس گئے۔ تھائی فوجوں کی جوابی کارروائی سے ۳۰ برمی فوجی ہلاک ہوگئے۔

○ ڈپٹی سیکرٹری عرب لیگ نے کہا ہے کہ لیبیا کی حفاظت کرنا عرب دنیا کی ذمہ داری ہے۔ باہمی دفاعی معاہدے کے تحت عرب لیگ کے رکن ممالک خطے میں لیبیا کا دفاع کرنے کے پابند ہیں۔

پیل
فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ایئرکنڈیشنز
کے بااختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز گولبازار ربوہ فون ۴۶۱

ضرورت خواتین اساتذہ
آئیڈیل پبلک سکول
۷/۳۵۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ میں محنتی اور تدریس سے شغف رکھنے والی خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے درخواستیں تعلیمی سرٹیفکیٹس کے ہمراہ ۲۸ مارچ تک پہنچ جانی چاہئیں صرف میٹرک پاس خواتین زحمت نہ کریں
— ایڈمنسٹریٹر

ہاضمہ اور پیٹ کا
DIGESTIN (TABLETS) — فوری علاج ۔ ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار، چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی۔
پیٹ درد کیور — COLIC CURE
گیس کیور — FLATULENCE CURE
قبض کیور — CONSTIPATION CURE
بواسیر کیور — PILES CURE
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں۔
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۷۱ و ۶۰۶

آئیڈیل پبلک سکول
۷/۳۵ دارالرحمت غربی۔ ربوہ میں
نرسری سے ششم تک
داخلے جاری ہیں
نرسری تا پنجم — طلباء و طالبات
ششم — صرف طالبات
زنانہ سٹاف اور صاف ستھرا ماحول — ایڈمنسٹریٹر